



سوال

حدیث (لاتر ضمیمہ احد البخط اللہ) کا درجہ

جواب

الحمد للہ

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر (215/10) میں روایت کی ہے۔

اس کے بارہ میں ہمیشی کا قول ہے کہ:

یہ حدیث طبرانی نے الکبیر میں روایت کی ہے جس کی سند میں خالد بن یزید العمری ہے جو متعمم بالکذب ہے۔ مجمع الزوائد (71/4)۔

اور ابو نعیم نے الحلیۃ (106/5) میں ایک دوسرے طریق سے اور بیہقی نے شعب الایمان (221/1) میں روایت کیا ہے، جس میں عطیہ العوفی ہے جو کہ ضعیف ہے اور محمد بن مروان السدی متروک الحدیث ہے۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ نہیں، اور ایک دفعہ یہ کہا ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں یس بشی۔

اور ابراہم نے اسے کذاب قرار دیا اور السعدی نے ذہب گیا گذرا کہا ہے، اور امام نسائی اور ابو حاتم رازی اور زدی کا کہنا ہے کہ یہ متروک الحدیث ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث نہ لکھی جائیں، اور ایک جگہ سکتا عنہ کہا ہے، اور ابن حبان کا کہنا ہے کہ اس کی احادیث لکھنا حلال نہیں صرف اعتبار کے لیے اور کسی بھی حال میں اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

دیکھیں "میزان الاعتدال (328/6) اور الضعفاء والمتروکین (98/3)

اور ہناد السری نے "الزہد (304/1) اور بیہقی نے شعب الایمان (221/1) میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف بیان کی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔